اورینٹل کالج میگزین، جلد۹۸، شمارہ۱، مسلسل شمارہ:۳۶۷، سال ۲۰۲۳ء

انجمن قصور کا سائنسی شعور

عطاء الرحمن میو، پی ایچ ڈی
ایسوسی ایٹ پروفیسر اردو، گیریژن یونیورسٹی، لاہور
حافظہ عائشہ صدیقہ
لیکچرار اُردو
گورنمنٹ گریجوایٹ گرلز کالج کوپر روڈ، لاہور

SCIENTIFIC CONSCIOUSNESS
OF ANJUMAN-E-KASUR

Ata Ur Rehman Meo, PhD
Associate Professor of Urdu
Lahore Garrison University, Lahore

Hafiza Ayesha Siddiqa
Lecturer in Urdu
Govt. Graduate Girls College, Cooper Road, Lahore

Abstract

With the occupation of the subcontinent by the British, they established many institutions to strengthen their foothold. A number of associations were formed to reach to the local populace. Realizing the changed scenario, the Muslim also multiplied their effort to awaken the Muslim by setting up many an association and foundation. Anjuman-e-Kasur was such an association formed to serve the same. RISALA was its official organ. This journal focused writings mainly on science in order to create scientific awareness among the people of Kasur. The article highlights the services of the said association and its official organ in this regard.

Keywords:
The British, Sub-continet, Anjuman-e Kasur, Scientic Awareness, Lahore.

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ اہل یورپ نے مسلمان سائنس دانوں کی دن رات کی دماغ سوزی اور عرق ریزی سے جلائی گئی علم کی شمع سے استفادہ کرتے ہوئے سائنسی فتوحات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کیا۔ انھوں نے سائنسی کے ساتھ جغرافیائی فتوحات کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ بعد ازاں قبضے کو توسیع دیتے ہوئے انھوں نے پہلے تجارت بعد ازاں قبضے کی نیت سے برصغیر میں مختلف ادارے قائم کیے۔ ان مقاصد کے پیش نظر انھوں نے ۱۶۰۰ء میں برصغیر میں ایسٹ انڈیا کمپنی (East India Company) قائم کی اور بہ تدریج کمپنی کے کرتا دھرتاؤں نے برصغیر کے طول و عرض میں ہاتھ پاؤں پسارنے شروع کر دیے۔ باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ برصغیر پر اپنی حکم رانی قائم کرنے کے لیے یہاں کی تہذیب و ثقافت کا مطالعہ کیا۔ لوگوں کے اذہان بدلنے کے لیے یہاں تعلیمی اداروں اور ثقافتی انجمنوں کا جال بچھا دیا گیا۔ ان اداروں میں کلکتہ میں فورٹ ولیم کالج ۱۸۰۰ء (Fort William College)، مدراس میں فورٹ سینٹ جارج کالج ۱۸۱۲ء (Fort Saint College)، فورٹ سینٹ جارج اسکول (Fort Saint George School)، فورمین کرسچین کالج، لاہور (Foreman Christian College Lahore)، لیڈی میکلیگن سکول (Lady Maclegon School)، میو آرٹس اینڈ کرافٹ سکول لاہور (Meo Arts and Craft School Lahore) اور دیگر ادارے شامل ہیں جنھوں نے برصغیر کا تعلیمی کلچر تبدیل کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے برصغیر میں قائم کردہ مسلمانوں کے اداروں، دبستانوں، علمی اور سائنسی ایجادات، صنعت و حرفت اور مال و دولت پر ان کی آنکھوں کے سامنے ڈاکہ ڈالا گیا اور مسلمان بے بسی کی تصویر بنے یہ تماشا دیکھتے رہے، لیکن غنیم کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اکبر الہ آبادی (۱۸۴۶۔۱۹۲۱ء) نے اس کی خوب منظر کشی کی ہے:

تھی شب تاریک چور آئے جو کچھ تھا لے گئے
کر ہی کیا سکتا تھا بندہ کھانس لینے کے سوا(۱)

اور اقبال گویا ہوئے:

مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ (۲)

گم شدہ علوم و فنون اور سائنسی شعور کی بازیافت کے لیے بہت سے راہ نما مسلمانوں کی تقدیر کا دھارا بدلنے کے لیے میدان میں اترے اور اس تحریک کے سرخیل سر سید احمد خاں (۱۸۱۷۔۱۸۹۸ء)

بنے۔ وہ اپنوں کی مخالفت مول لے کر، ایک عزم صمیم کے ساتھ گم شدہ علمی میراث کے احیا کے لیے کمر کس کر سامنے آئے۔ ان کی دوراندیشی نے بھانپ لیا تھا کہ جدید تعلیم سے آراستہ ہوئے بغیر مسلمانوں کے لیے ترقی کا کوئی راستہ نہیں۔ انھوں نے اہل ہندوستان خصوصاً مسلمانوں کو نہ صرف جدید تقاضوں پر مبنی مدارس کھولنے کی ترغیب دلائی بل کہ اہل ثروت اور اہل دل کے سامنے مسلمانوں کی پسماندہ حالت کو سدھارنے کے لیے علمی، تعلیمی اور رفاہی انجمنوں کے قیام پر زور دیا۔ چناں چہ ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہندوستان بھر میں انجمنوں کا قیام عمل میں آیا اور ان انجمنوں میں اپنے مقاصد کی ترجمانی اور مسلمانوں میں سیاسی، سماجی شعور اور صحافت کو فروغ دینے کے لیے رسالے بھی جاری کیے۔

ان رسائل و جرائد میں انگریزی، فارسی، عربی زبانوں سے اردو میں ترجمہ کرکے مضامین کی اشاعت کو رواج دیا گیا۔ جس کی بہ دولت نہ صرف بیرونی دنیا کے حالات واقعات سے آگاہی ملی بل کہ دنیا میں پڑھائے جانے والے علوم وفنون، سائنسی ایجادات اور صنعت و حرفت کے میدان میں روزافزوں ترقیات کے بارے میں علم ہوا۔ انھی محرکات کی بنا پر قصور میں بھی انجمن قصور قائم ہوئی۔ انجمن قصور کے قیام میں ڈپٹی قادر بخش خاں اور منشی غلام نبی خاں کا کردار نمایاں ہے جنھوں نے سرسید (۱۸۱۷۔۱۸۹۸ء) کی تعلیمی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے جولائی ۱۸۷۳ء میں قصور میں مدرسہ برینڈرتھ (Madrassa Brandreth) قائم کیا اور اس کے انتظام و انصرام کے لیے گیارہ عہدے داروں کی مجلس منتظم تشکیل دی۔ جنوری ۱۸۷۴ء میں اس کی اطمینان بخش کارکردگی کے پیش نظر اس کا دائرہ کار بڑھاتے ہوئے سولہ افراد کا انتخاب کرکے مجلس ترقی تعلیم کا قیام عمل میں آیا۔ مجلس نے چار نئے زنانہ مدرسوں کے قیام کا اصولی فیصلہ کیا جس کا بنیادی مقصد عورتوں کو تعلیم یافتہ اور ہنرمند بنانا تھا۔ اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے سرمایہ درکار تھا۔ چناں چہ ۶ جولائی ۱۸۷۴ء کو ایک جلسہ عام میں مجلس تعلیم کا نام انجمن مفید عام قصور رکھنے کی قرارداد پاس کرکے ارکان سازی کی گئی اور فی ارکان چھ روپیہ سالانہ فیس باہمی رضامندی سے مقرر ہوئی اور مجلس منتظم و تعلیمی کو یک جا کرکے اس کا نام انجمن مفید عام قصور باہمی اتفاق سے طے پایا۔(۳)

انجمن کے اغراض و مقاصد یہ تھے:

- شہری مدارس (زنانہ و مردانہ، انگریزی و فارسی، عربی و سنسکرت) کو جاری رکھنا
- تمام مروجہ علوم والسنہ کے لیے کتب خانہ قائم کرنا
- مردانہ وزنانہ صنعت و حرفت کے ادارے قائم کرنا

- رسالہ علوم و فنون مفیدہ کے اجرا کے لیے ایک مطبع کا قیام
- دیسی زبان میں علوم قدیم و جدید کا شائع کرنا

انجمن قصور کے عہدے داران کی ترتیب یوں تھی: (۴)

- میجر آر۔ پی۔ نسبت، ڈپٹی کمشنر لاہور (Major.R.P.Nisbat) سرپرست
- لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو۔ آر۔ ایم۔ ہالرائیڈ (Lt.Colonel W.R.M.Halraid) اعزازی سرپرست (ڈائریکٹر سررشتہ تعلیم)
- مسٹر سٹیل (Mr.Steel)، جوڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر پریذیڈنٹ
- منشی غلام نبی خاں، ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پریذیڈنٹ
- منشی محمد قادر بخش خاں، تحصیلدار وائس پریذیڈنٹ
- بابو مول چند (Babu Mol Chand)، اسسٹنٹ سرجن سیکرٹری
- حافظ حبیب اللہ خاں، مددگار سیکرٹری

انجمن قصور کے پچیس غیر ملکی اور ایک سو پچیس سے زاید ملکی (ہندوستانی) ارکان تھے۔ جولائی ۱۸۷۴ء سے اس نے اپنے مقاصد کی ترویج کے لیے **رسالہ** جاری کیا۔ جس کے پہلے ایڈیٹر مولوی سیف الحق ادیب (۱۸۴۶۔۱۸۹۱ء) تھے۔ (۵) دوسرے ایڈیٹر مرزا نصیر الدین حیدر (۶) اور تیسرے ایڈیٹر مرزا فتح محمد بیگ (۷) تھے۔ یہ رسالہ ۱۸۹۰ء کے بعد تک جاری رہا۔ (۸) اس کی فائلیں دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور، پنجاب یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری، اقبال مجددی کولیکشن، ڈاکٹر گوہر نوشاہی کولیکشن اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، اور کچھ عکسی نقول راقم الحروف کے پاس محفوظ ہیں۔ **رسالہ** میں انجمن کی رودادیں بھی شائع ہوتی تھیں، جن میں سے چند سالوں کی رودادیں بھی راقم الحروف کے پاس موجود ہیں۔

رسالہ کے اہم قلمی معاونین میں محمد حسین آزاد (۱۸۳۰۔۱۹۱۰ء)، الطاف حسین حالی (۱۸۳۷۔۱۹۱۴ء)، سیف الحق ادیب، مرزا فتح محمد بیگ، مولوی خدا بخش (۱۸۴۲۔۱۹۰۸ء)، منشی رادھا کشن، سرسید احمد خاں، ڈپٹی غلام نبی خاں، منشی غلام جیلانی (م ۱۸۱۹ء)، مولوی کریم الدین احمد (۱۷۸۳۔۱۸۷۹ء)، مولوی محمد دین اور دیگر اہم لوگ شامل تھے۔ (۹) بیشتر قلمی معاونین انجمن قصور کے ممبر تھے۔

رسالہ انجمن قصور میں سائنسی مضامین کی اشاعت پر خصوصی توجہ دی جاتی تھی۔ انجمن سمجھتی تھی کہ ہمیں وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نئی نسل کی تعلیم و تربیت کرنی چاہیے کیوں کہ وقت کا

دھارا تبدیل ہو چکا ہے۔ مغلیہ جاہ و حشم دم توڑ چکا ہے۔ نئے حکم رانوں کے طور اطوار اور اصول وضوابط، نیز بدلتی اقدار کا مقابلہ کرنا ان کے بس سے باہر ہے۔ یورپ میں دھواں اگلتی کارخانوں کی چمینوں، کلوں کی روانی، جدید علوم وفنون کی ترویج وترقی اور تحقیق وجست جو کی بہ دولت نت نئی ایجادات نے برصغیر کے سنجیدہ حلقوں میں بھی یورپ کی روش پر چلنے کی تحریک پیدا کی۔ انجمن قصور کی مقتدر شخصیات نے ہونے والی تبدیلیوں پر گہری نگاہ رکھی۔ انھی خطوط پر اپنے مدارس کو استوار کیا اور رسالہ انجمن کی اشاعتی پالیسی ترتیب دی۔ انجمن جان چکی تھی کہ سائنسی ایجادات کی بہ دولت انسان کے لیے آسانیاں پیدا ہوئیں۔ ایک دوسرے کی خیر خیریت سے آگاہی کا سامان میسر ہوا۔ ریل، ڈاک خانہ، سڑکوں، پلوں کی تعمیر، فوٹو گرافی، بحری جہاز سازی کی صنعتوں کا قیام، صنعت وحرفت کی ترقی، ٹیلی فون کی ایجاد، تار برقی، ترقی علم زراعت، برقی روشنی کا استعمال، بخارات کی قدرتی قوت، سائنسی علوم وفنون کا فروغ، طباعت کے جدید انداز اور ایسے ہی دیگر شعبے جن کی بہ دولت ترقی کے پہیے کو مہمیز ملی۔ یہ سب کچھ انیسویں صدی میں ممکن ہوا۔ اس سب کے پیچھے انسان کے صدیوں کے تجربات ومشاہدات اور دانش کار فرما تھی، جس کو بروئے کار لا کر جدید تقاضوں پر مبنی مدارس کا قیام عمل میں لایا گیا۔ تجربات کے وسیع وعریض تجربہ گاہیں قائم کی گئیں۔ انھیں جدید سہولتوں سے مزین کیا گیا۔ ان کے لیے قواعد وضوابط وضع کیے گئے۔ مولوی سیف الحق ادیبؔ، انیسویں صدی کی آخری چوتھائی میں ہندوستان میں پیدا ہونے والے سائنسی شعور کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "مختلف جگہوں پر ریل کی شاخیں جو ہمیں بہت کم وقت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتی ہیں، برقی تار جو خبر پہنچانے کا تیز ذریعہ ہے اور ٹیلی فون جو رابطے کا اہم ذریعہ ہے اب یہاں پر یہ تمام جلد جاری ہونے والی ہیں۔ ان کے علاوہ سٹیمر کی سہولت بھی اب میسر ہو گی۔"(۱۰)

درج بالا اقتباس یورپ میں ہونے والی سائنسی ترقیوں کا غماز ہے۔ اپنی انھی صلاحیتوں کی بنا پر اہل یورپ نے نہ صرف برصغیر بل کہ مشرقی وسطیٰ پر بھی اپنا تسلط جمایا اور دنیا کے بیشتر علاقے ان کی راج دھانی کا حصہ بن گئے۔ یہ کیوں کر ممکن ہوا، ان کے پیچھے اس کی سائنسی ترقی اور شاطرانہ چالیں تھیں، جن کا ہمارے پاس کوئی موثر جواب نہ تھا۔ انجمن قصور نے انھی کے زیر سایہ رہتے ہوئے اپنے **رسالہ** کے شعور کو اجاگر کیا۔ ۱۸۷۸ء میں **رسالہ** میں سائنسی شعور کو فروغ دینے کے حوالے سے درج ذیل مضامین شائع ہوئے، جو رسالہ انجمن قصور کی بہتر حکمت عملی کا بین ثبوت ہیں:

جر ثقیل، کیمسٹری یا کیمیا، جیالوجی، طبیعات، دائرہ علمی طبیعی، علم برق، سٹیم یا علم قوت دخان، فوٹو گریف، ٹیلی گریف، منطق، حساب، علاوہ ازیں رسالہ علم برق، رسالہ زرق برق اور رسالہ علم مناظرہ الگ سے بھی شائع کیے گئے۔

۱۸۷۹ء میں علاوہ دیگر اخلاقی اور اصلاح و تہذیب کے مضامین درج ذیل سائنسی مضامین شائع ہوئے۔ مقیاس الہوا، علم ہوا، علم سیاستِ مُدن، جر ثقیل، فوٹو گریفی، جغرافیہ، ریاضی ۱۸۸۰ء میں درج ذیل سائنسی مضامین رسالہ کی زینت بنے: انسان کے دل اور جسم کی ہم دمی یا تعلق، برق روشنی کا بیان ہیرے کی پیدائش کوئلہ سے۔ ۱۸۸۱ء میں جو سائنسی شعور پر مضامین شائع ہوئے اس کی تفصیل یہ ہے:

جغرافیہ نباتی، نباتات بند، جغرافیہ کے عام اصول، سچی کیمیا، اصول علم کیمسٹری، شہاب ثقیل، تقسیم حکمت، بخارات کی قدرتی قوت، آفتاب کی روشنی کا بیان، حکیم سر ائزک نیوٹن کا حال، اجسام روحی وغیر روحی کی تیز روحی کا حساب، جزائر مرجان، زگال معدنی، زمین پر ایک دلیل سے گوئی ثابت ہے۔ علم ہیئت کا تاریخی حال، عجائبات بحری، لوہا سخت کرنے کا طریقہ، شہد بنانے والی چیونٹیوں کا بیان، کرۂ ماہ، دیسی حرفت کاری۔

انجمن قصور اپنی علمی، تعلیمی، سائنسی اور صنعت و حرفت کے شعبوں میں ہونے والی ترقی اور پیش رفت پر ضلع لاہور کے حکام کو مطلع رکھتی تھی۔ حکام بالا وقتاً فوقتاً انجمن قصور کے تعلیمی اداروں، صنعت و حرفت کے کارخانوں اور مطبع قادری قصور کے اشاعتی پروگراموں کا جائزہ لینے کے لیے قصور کا دورہ کرتے تھے، جہاں ان کے اعزاز میں جلسہ عام کا انعقاد کیا جاتا تھا اور انجمن کے صدر اور سیکرٹری کی طرف سے انتہائی عزت و تکریم کے ساتھ سپاس نامہ پیش کیا جاتا تھا۔ ۱۱۳ اکتوبر ۱۸۸۰ء کو ڈپٹی کمشنر لاہور (۱۱) کی قصور آمد پر انجمن نے ان کے اعزاز میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ سیکرٹری انجمن (۱۲) نے اپنے سپاس نامہ میں کہا:

> ”ہماری انجمن کے مدرسۂ صنعت و حرفت نسبت سکول میں بالفعل قالین بافی، دری بافی، کھیس و در تہی و چو تہی بافی، لنگی بافی، چادر میز کا کام، خیاطی یا سوزن کاری، زین سازی، بوٹ دوزی، خرادی، میز و صندوق و ڈبہ و پایہ سازی، ہر قسم نواڑ بافی، رنگ سازی اور لاکھ لگانے کا کام ہوتا ہے۔۔۔ انجمن کے متعلق پرنٹنگ آفس یا مطبع بھی ہے۔ جس میں ایک ماہوار رسالہ چھپتا ہے۔ اس رسالہ کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں پروسیڈنگ یا روداد جلسہ ہوتی ہے اور دوسرے حصہ میں نہایت مفید مفید علم مثل، علم تاریخ و جغرافیہ، فزکس (طبیعات) و فوٹو گرافی و پولیٹکل اکنامی (سیاست مدن)، علم مناظرہ و مرایا، علم اخلاق و کیمسٹری (کیمیا) و جیالوجی (علم ارض) و علم طب و تشریح وغیرہ کے لکھے جاتے ہیں اور اکثر پولیٹکل معاملات پر بحثیں اور نظم و نثر میں علمی مذاق مختلف رنگ سے وقتاً فوقتاً طبع ہو کر مطبوع عام ہوتے ہیں۔“ (۱۳)

سائنسی شعور کے حوالے سے **رسالہ** میں شائع ہونے والے ایک مضمون کا اقتباس ملاحظہ ہو:

> ”علم کیمیا کے پڑھنے سے ہم کو مختلف قدرتی اشیا کے ملانے اور جدا کرنے یعنی ان کی تحلیل اور ترکیب کی استعداد حاصل ہوتی ہے ۔ مثلاً ہم ان پتھروں سے جو ناکارہ اور بے فائدہ معلوم ہوتے ہیں، مفید اور قیمتی دھاتیں حاصل کرتے ہیں اور ان چھوٹے چھوٹے پتھروں سے جن میں شعاعِ شمسی کا گزر محال ہے، چمک دار شیشے بناتے ہیں اور روغنی اشیاء سے صابون تیار کرتے ہیں اور اجسام منجمدہ سے گیس یعنی ہوا پیدا کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔“(۱۴)

مضمون "سچی کیمیا" میں صنعتی ترقی کا احوال بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح کیمیائی تعلیم کے حصول سے صنعت و حرفت میں ترقی کی جا سکتی ہے۔ ہوا کے حوالے سے اقتباس دیکھیے:

> ”فضا کی ہوا سبک، سیال اور محیط ہے جس کو تمام مخلوقات کی حیات کا ذریعہ کہنا چاہیے۔ ہوا کی ظاہری خاصیتیں جو فضا میں ہوں یہ ہیں: سیال ہونا، لچکنا، پھیلنا، ثقیل ہونا، ہوائے فضائی اشیائے سوزندہ کی معاون سے اور ثقیل ہوا ذریعہ پرواز پرندگان کا۔ ہوائے فضا سطح زمین پر کئی میل تک ہے۔“(۱۵)

اسی طرح دیگر مضامین، بخارات کی قدرتی قوت، آفتاب کی روشنی کا بیان، کیمیا، فزکس، جیالوجی، ذوالوجی، طب، زمین کی پیدائش، انسان کا قدیم الخلقت ہونا، سائنسی شعور کے غماز ہیں۔ سائنسی شعور اجاگر کرنے کے لیے ایک سو پچاس سے زاید مضامین کا شائع ہونا انجمن قصور کے سائنسی شعور سے وابستگی اور اس کی ترویج کا منہ بولتا ثبوت میں۔

☆☆☆☆☆

حوالے و حواشی

(۱) اکبر حسین اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر، ترتیب و تدوین، نارنگ ساقی، (دہلی: میڈیا انٹر نیشنل، ۱۹۹۸ء)، ۴۱۰۔

(۲) اقبال، بانگ درا، نظم خطاب بہ جوانان اسلام، (لاہور، طبع سوم ۱۹۳۰ء)، ۱۹۹۔

(۳) رپورٹ ہفت سالہ بابت سال ۱۸۷۳، ۴۷، رسالہ انجمن قصور، (جلد۸، شمارہ۱، جنوری ۱۸۸۱ء)، ۱۴۔۱۶۔

(۴) ایضاً، ۱۷۔

(۵) مولوی سیف الحق ادیب (۱۸۴۶۔۱۸۹۱ء) تلامذہ غالب میں سے تھے۔ رسالہ انجمن قصور کے ایڈیٹر کے علاوہ اخبار کوہ نور کی ادارت بھی کرتے تھے۔ ماہ وار رسالہ شفیق ہند بھی جاری کیا۔ اپنے عہد کے بہترین شاعر اور انشا پرداز تھے۔ سیف الحق ادیب نے میو گزٹ نامی پرچے کا بھی اجرا کیا۔ ان کے مضامین اور اداریے ان کی عالمانہ قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ (بحوالہ انجمن مفید عام قصور، عطاء الرحمن، ڈاکٹر، اسلام آباد، نیشنل بک فاونڈیشن، ۱۹۹۷، ص:۱۴۷)

(۶) مرزا نصیر الدین حیدر فانی تخلص کیا کرتے تھے۔۲۶ نومبر ۱۸۷۴ء سے لے کر ۲۰ جون ۱۸۷۵ء تک رسالہ کی ادارت کی۔ان کی ادارت میں رسالہ میں بعض نادر و نایاب مضامین شائع ہوئے۔(بحوالہ انجمن مفید عام قصور، ص:۱۷۳)

(۷) مرزا فتح محمد بیگ تحصیل قصور کے علاقے پٹی کے رئیس تھے۔مولوی سیف الحق ادیب کے بعد رسالہ کی ادارت کی ذمہ داری انھوں نے نبھائی۔۱۸۸۳ء میں انجمن اشاعت تعلیم بنائی جس کا مقصد مسلمانوں میں تعلیمی شعور پیدا کرنا تھا۔اسلامی علوم میں مہارت رکھتے تھے اور عمر بھر ملت اسلامیہ کی بہتری کے لیے کاوشیں کرتے رہے۔(بحوالہ انجمن مفید عام قصور، ص:۲۵)

(۸) محمد اسمعیل پانی پتی،انجمن قصور اور اس کا علمی وادبی ماہنامہ،مشمولہ مجلہ علمی، (لاہور،جلد ۱،شمارہ ۱، ۱۹۶۴ء)،۸۹۔

(۹) عطاء الرحمن، انجمن مفید عام قصور ،(اسلام آباد، نیشنل بک فاونڈیشن،۱۹۹۷ء)،۱۴۵۔

(۱۰) رسالہ انجمن قصور،(جلد۷، شمارہ ۱۰، مطبوعہ ۱۸۸۰ء، قصور)،۹۔

(۱۱) قصور اس وقت ضلع لاہور میں شامل تھا،اس کا درجہ لاہور کی تحصیل کا تھا، ضلع لاہور کے ڈپٹی کمشنر منسٹر اے۔ ڈبلیو سٹاگڈن صاحب بہادر(Dp.Comissioner Minister A.W Stagdan Sahb Bahadur) تھے۔

(۱۲) حافظ حبیب اللہ خان سپرنٹنڈنٹ و سیکرٹری انجمن قصور تھے۔

(۱۳) روداد جلسہ انجمن قصور، منعقدہ ۱۳اکتوبر ۱۸۸۰ء، مطبوعہ "رسالہ" انجمن قصور،(جلد۷، شمارہ نمبر ۱۰، مطبوعہ انجمن قصور،۱۸۸۰ء)،۱۶۔

(۱۴) رسالہ انجمن قصور،(جلد۸، شمارہ نمبر ۳، مطبوعہ ۱۸۸۱ء)،۲۔

(۱۵) ایضاً، جلد۸، شمارہ نمبر ۴، ایضاً،۲۴۔

BIBLIOGRAPHY

- Akbar Hussain Akbar Ilahabadi, *kulliyāt-e Akbar*, (Ed.): Narang Saqi, (Delhi, Media International,1998).
- Atta-ur-Rehman, *Anjuman-e Mufīd-e Am Kasūr*, (Islamabad,National Book Foundation,1997).
- Allama Iqbal, *Bang-i darā*, (Lahore: Edition third, 1930)
- Pani Pati,Muhammad Ismail, Anjuman-e Kasūr aur Iska Ilmī-o-Adabi Mahnamā, (Incl.) Mmajala, *Ilmi*, (Lahore, vol.1, issue 1,1964).
- Proceeding of Anjuman-e Kasur,13 Oct,1880,published in Risala Anjuman-e Kasur, Vol. 7, Issue 10, Vol. 8, Issue 10, 1881

❖❖❖